OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

صحاح ستہ میں مذکور قصص حیوانات اور عبر و نصائح کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of the animal stories and aphorisms mentioned
in the Sahah-e-Satta

Arfa Rehman
Lecturer & PhD Scholar, Faculty of social sciences, Department of Islamic studies (CAKCCIS), Superior University, Lahore.
Email: Arfa.rehman@superior.edu.pk

Dr. Hafiz M Mudassar Shafique
Assistant professor, Faculty of social sciences, Department of Islamic studies, (CAKCCIS), Superior University, Lahore.
Email: mudassar.shafique@superior.edu.pk

Ateeqa Rehman
Lecturer, Islamic studies in Punjab College Sheikhupura.
Email: Atiqarani37@gmail.com

Received on: 03-10-2024 Accepted on: 04-11-2024

Abstract

The study focuses on the analytical examination of animal-related stories and the moral lessons derived from them as mentioned in the Six Authentic Books of Hadith (Al-Sihah Al-Sittah). These narrations provide significant insights into the Islamic ethical framework and offer practical guidance for human behavior through allegorical references to animals. The stories illustrate important principles such as compassion, justice, patience, and humility, highlighting the role of animals as a source of moral reflection and spiritual growth in Islamic tradition. The study aims to shed light on how these stories emphasize Islamic values while inspiring individuals to practice kindness, gratitude, and accountability in their daily lives. By examining the context, moral implications, and contemporary relevance, this research contributes to a deeper understanding of Islamic ethical teachings through the lens of animal stories.

Keywords: Animal Stories, Ethical Teachings, Human Behavior, Hadith Studies, Contemporary Relevance

ہر مذہب نے اپنے پیروکاروں کو اللہ کی محبت کا مستحق بننے کا طریقہ یہ بتایا ہے۔ کہ اس مذہب کے بانی کی نصیحتوں پر عمل کیا جائے مگر دین اسلام کا امتیاز یہ ہے۔ کہ اس نے آخری پیغمبر محمد ﷺ کی حیات طیبہ کا عملی نمونہ پیش کر کے اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کو اللہ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ جس کو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے یہ اسوہ حسنہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کا

مجموعہ جس کی اطاعت ہی دنیاوآخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ معاشرے میں مختلف افراد کے مل جل کر رہنے سے بنتے ہیں۔ان کی نشو ونما میں اور شناخت طرح طرح کے پیشے اور کاموں سے ہوتی ہے۔انسانی نشو ونما میں اللہ تعالی کی تخلیق کی ہوئی چیزوں کا بنیادی کردار ہے۔اور قدرتی اشیا کے استعمال کے بغیر انسان کی بڑھتا نہیں ہے۔ مثلا حیوانات اللہ تعالی کی تخلیق ہیں اور ان کو پیدا کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ انسان ان سے اپنے فوائد کو پورا کرے۔اسی طرح سیرت نبوی میں حیوانات کو انسانی زندگی میں ایک خاص مقام بھی عطا کیا گیا اور ان کو تنگی یا کسی قسم کی تکلیف دینے سے منع فرمایا احادیث میں بعض مقامات ایسے بھی موجود ہیں۔ جن میں رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کی حیوانات کے حوالے سے راہنمائی فرمائی اور ان پر ظلم وستم، بیجا مارنے، تنگ کرنے، اور ان کی استطاعت سے زیادہ کام لینے کی بھی ممانعت فرمائی یہاں ایسی احادیث ذکر کی جائیں گی جن میں انسانوں کے لئے عبرت و نصیحت پر مبنی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جن سے حیوانات کے لئے نرمی ور حمدلی پر اجر وثواب کا ثبوت ملتا ہے۔اور ان کو تکلیف دینے پر عبرت ونصیحت کی تلقین کی گئی ہے۔اور رسول اللہ ﷺ نے واضح الفاظ میں ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو بلا وجہ حیوانات کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان لوگوں کے لئے اجر و ثواب کا بھی دعوی کیا جنہوں نے حیوانات کے ساتھ حسن سلوک اپنایا اور ان کو اللہ کی مخلوق مانتے ہوئے ان کے ساتھ برا سلوک کرنے سے گریز کیا۔ فصل اول میں کتب ستہ میں سے ان قصص احادیث کا تذکرہ کیا جائے گا جن میں رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو حیوانات سے متعلقہ عبر ونصائح پر مشتمل واقعات بیان فرمائے ہیں ان کے ساتھ وہ واقعات جن میں حیوانات کے ساتھ حسن سلوک پر اجر وثواب کا بیان ہے۔

حیوانات کو بھوکا اور باندھ کر مارنے کی ممانعت:

ہمارے معاشرے میں گھروں میں جانور پالنے کا اہتمام وقت کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے لیکن ان کے کھانے پینے کے معاملات میں کمی وبیشی رہ جاتی ہے جو کہ ناانصافی کے زمرے میں آتی ہے جس کو شریعت مطہرہ نے پسند نہیں کیا کیونکہ جاندار کے کھانے پینے کا اہتمام بھی ذمہ داریوں میں شامل ہے ورنہ عذاب الہی کے مستحق ٹھہرے گئے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے

«حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ» قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهُ أَعْلَمُ: «لاَ أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلاَ سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا وَلاَ أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ»[1]

’’حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو عذاب ایک بلی کی وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی اور وہ عورت اسی واسطے دوزخ میں داخل ہوئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالی نے اس سے فرمایا تھا اور اللہ تعالی ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ جب تو نے اس بلی کو باندھے رکھا اس وقت تک تو نے تو اسے نہ کچھ کھلایا پلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کہ اپنا پیٹ بھر لیتی۔‘‘

عبرت و نصیحت:

اوپر مذکورہ حدیث نبوی میں ہمیں یہ عبرت حاصل ہوتی ہے کہ حیوانات کو بھوکا نہ مارا جائے بلکہ اگر اس کو کچھ کھلا پلا نہیں سکتے تو اس کو باندھا نہ جائے بلکہ آزاد کر دیا جائے بلا وجہ کسی حیوان کو تنگ نہ کیا جائے بلکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھنا چاہئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں بیان فرمایا کہ ایک عورت صرف اس وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی کہ اس نے ایک بے زبان اور معصوم جانور کو باندھے رکھا اور اذیت دی جو اس کے لئے موجب عذاب بنا اور اس نے نہ تو خود اس کو کچھ کھانے کے لئے دیا نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ وہ خود حشرات الارض کھا کر جی لیتی انسانوں کے لئے ان احادیث میں وعید ہے کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک رکھے۔اسی طرح حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ ایک گروہ کے پاس سے گزرے انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کر کے ایک بانس کے ساتھ باندھ رکھا تھا اس ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوادیں کہ میں ان کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مالک کون ہے؟ اس گروہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس کے مالک ہیں حضور ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آجائے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی واپسی کی ضمانت ہمیں کون دے گا آپ ﷺ نے فرمایا میں۔انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آگئی انہوں نے اسے پھر باندھ دیا جب نبی ﷺ دوبارہ پھر ان کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا یا رسول اللہ وہ ہم ہی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ ﷺ کی ہی ہے پس آپ ﷺ نے اسے کھول کر آزاد کر دیا۔اس پر علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ:

((و فيه ان تعذيب الحيوان غير جائز وان المظلوم من الحيوان يسلط يوم القيامة على ظالمه وقوله: في هرة أي: في شأن هرة أو بسبب هرة قوله: فدخلت فيها بسببها۔۔۔۔)) 2'

"ایسی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات کو ستانا جائز نہیں ہے اور مظلوم حیوانات کو کل حشر میں ظالموں پر مسلط کیا جائے گا (کہتے ہیں بلی کے بارے میں) یعنی بلی کے سبب سے نبی ﷺ کا فرمانا: عورت کا جہنم میں داخل ہونا اس بلی کی وجہ سے تھا اور اس طرح کہنا قال، فقال ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا یا جہنم کے مالک جس نے آگ کو محفوظ کیا اور اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے) اس کو کچھ نا کھلانا، خشاش الارض سے مراد زمین کے کیڑے مکوڑے ہیں اور امام نووی کہتے ہیں اس میں تمام حشرات شامل ہو سکتے ہیں ابو عبیدہ کہتے ہیں خشاش سے مراد چھوٹے پرندوں کے علاوہ باقی سب شامل ہیں امام قرطبیؒ فرماتے ہیں حدیث کے ظاہری معنی یہ بتاتے ہیں کہ بلی اس عورت کی تھی کیونکہ عورت کے لئے الفاظ (للمراۃ) استعمال کئے گئے ہیں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بلی اس کی ملکیت میں تھی اور اسی وجہ سے کچھ لوگ جہنم میں اس دن (آخرت کے روز) عذاب دیئے جائیں گے اس بلی کو اذیت دینے کی وجہ سے عورت کو عذاب دیا جانا اس کا اپنا فعل ہی ہے جس کی وجہ سے اسے عذاب دیا گیا اس عورت کو عذاب بھی اسی وجہ سے دیا گیا کہ اس نے ایک جاندار کو بلا وجہ ہی باندھ کر مار دیا۔

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جن کو تین قسموں میں پیدا فرمایا ہے ایک تو سانپ بچھو اور کیڑے مکوڑوں کی شکل میں دوسری قسم بالکل ہوائی ہے جو ہوا میں اڑتے رہتے ہیں اور تیسری قسم وہ ہے جن پر حساب و کتاب اور عذاب و ثواب ہوگا اور اللہ تعالی نے انسانوں کی بھی تین قسمیں رکھی ہیں ایک وہ جو بالکل جانوروں کی طرح ہیں ان کے دل ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں دوسری قسم وہ ہے جن کے جسم تو آدمیوں جیسے ہیں مگر ان کی روحیں شیاطین کی ارواح جیسی ہیں اور تیسری قسم فرشتوں کے مانند ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ تعالی کے خصوصی سائے میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔" اس حدیث سے ہمیں یہ نصیحت ملتی ہے کہ جہاں اسلام نے انسان کو دوسرے انسان کو مارنے یا تکلیف پہنچانے سے منع کیا ہے وہیں انسانوں کو جانورں کے معاملے میں بھی محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ان بے زبان جانوروں کو تکلیف دی اور ان کو کسی تنگی میں مبتلا کیا تو اس کا حشر اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے جبکہ ایسی احادیث سبق آموز ہیں ان کے لئے جو حیوانات کو تکلیف دیتے ہیں بلا وجہ کسی جاندار کو تکلیف نہیں دینی چاہئے۔ مزید ایک حدیث میں بھی کچھ ایسا ہی بیان موجود ہے

«حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ، فَقَالَ: " دَنَتْ مِنِّي النَّارُ، حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ، فَإِذَا امْرَأَةٌ، حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا»3

"حضرت اسما بنت ابی بکرؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ سورج گرہن کی نماز پڑھی پھر فرمایا (ابھی ابھی) جہنم مجھ سے اتنی قریب آگئی تھی کہ میں نے چونک کر کہا اے رب! کیا میں بھی انہیں میں سے ہوں اتنے میں میری نظر ایک عورت پر پڑی (حضرت اسماؓ) بیان کرتی ہیں مجھے یاد ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس پر عذاب کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ کے ساتھ والے فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا کہ وہ بھوک سے مر گئی۔"

عبرت و نصیحت:

اوپر مذکور واقعہ کی طرح اس حدیث میں بھی نبی ﷺ عبرت دلا رہے تھے حیوانات کو مارنے پر کس قدر گناہ ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کو جہنم دکھائی گئی اور اس میں ایک بلی عورت کا منہ نوچ رہی تھی یعنی اتنی سخت سزا دی جا رہی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی وجہ معلوم کی تو پتہ چلا کی اس عورت نے بے زبان جانور کو بلا وجہ بھوکا مار ڈالا اور اس عورت کی حالت بیان فرمائی جس نے بلی کو باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی اس ظلم کی سزا اللہ تعالی نے اس کو یہ دی کہ اس عورت کو بلی نوچ رہی تھی جس کو اس نے باندھ کر مار ڈالا تھا اب جہنم میں اس کو یہ عذاب دیا جا رہا تھا کہ وہی بلی اس عورت کا منہ نوچ رہی تھی تو اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے بے زبان جانوروں کو بلا وجہ و عذر کے مارنے سے منع فرمایا تو اس کے لئے انسانوں کو اس حدیث کے ذریعے نصیحت کی کہ ان حیوانات کے بارے میں بھی ان کو خیال کرنا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے جس طرح اس عورت کی حالت بیان کی بظاہر تو اس کا وہ اتنا بڑا گناہ نہیں لگتا لیکن نبی ﷺ نے اس اتنے معمولی عمل کو دہرانے سے

گریز کرنے کی تلقین کی ہے جس سے ہمیں سختی سے منع کیا گیا ہے تو اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد یہی تھا کہ باقی لوگوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے کہ وہ حیوانات کو کم از کم اگر خیال سے نہیں رکھ سکتے تو ان کو تنگی و تکلیف بھی نہ دیں۔

اس حدیث نبوی میں ہمیں یہ عبرت حاصل ہوتی ہے کہ حیوانات کو بھوکا نہ مارا جائے بلکہ اگر اس کو کچھ کھلا پلا نہیں سکتے تو اس کو باندھا نہ جائے بلکہ آزاد کر دیا جائے بلا وجہ کسی حیوان کو تنگ نہ کیا جائے بلکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھنا چاہئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں بیان فرمایا کہ ایک عورت صرف اس وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی کہ اس نے ایک بے زبان اور معصوم جانور کو باندھے رکھا اور اذیت دی جو اس کے لئے موجب عذاب بنا اور اس نے نہ تو خود اس کو کچھ کھانے کے لئے دیا نہ ہی اسے چھوڑا تاکہ وہ خود حشرات الارض کھا کر جی لیتی انسانوں کے لئے اس حدیث میں وعید ہے کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک رکھے۔ اسی طرح حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں۔

عذاب الٰہی سے جانور بھی پناہ مانگتے ہیں عذاب الٰہی سے نہ صرف انسان بلکہ جانور بھی پناہ مانگتے ہیں جیسا کہ ابراہیم نبی کی آگ بجھانے کے لیے تمام جانوروں نے اپنا کردار ادا کیا لیکن چھپکلی نے اس کے الٹ کیا اس لیے اس کے مارنے کے حکم دیا گیا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا؟ قَالَتْ نَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْأَوْزَاغَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا «أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ، لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ، إِلَّا أَطْفَأَتِ النَّارَ غَيْرَ الْوَزَغِ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ» 4

''حضرت فاکہ بن مغیرہ کی غلام سائبہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں تو انہوں نے آپ کے گھر میں ایک برچھا رکھا ہوا تھا۔ تو عرض کیا ام المومنین آپ اس برچھے سے کیا کرتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہم ان سے چھپکلیوں کو مارتے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتایا تھا کہ حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو تمام روئے زمین کے جانوروں نے آگ بجھائی سوائے چھپکلی کے یہ اسے مزید پھونک مارتی تھی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔''

عبرت و نصیحت:

اس حدیث سے ہمیں یہ عبرت حاصل ہوتی ہے کہ زہریلے جانوروں جن کا احادیث میں تذکرہ ملتا ہے جنہوں نے انبیاؑ کو بھی نقصان پہنچایا ان کو مار دینا چاہیئے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جانور بھی اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں جانور بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے واقف ہیں اور وہ جس طرح حدیث میں آیا کہ جانور انسان کو بھی بچا سکتے ہیں اگر اللہ چاہے تو جیسے کہ مذکورہ حدیث میں آیا ہے کہ فاکہ بن مغیرہ کی غلام سائبہ حضرت عائشہؓ کے گھر گئیں وہاں انہوں نے ایک برچھا (دھاری دھار لوہے کا آلہ) پڑا ہوا دیکھا۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ یہ کیوں رکھا ہوا ہے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو تمام دوسرے جانور آگ بجھا رہے تھے جب کہ چھپکلی واحد جانور تھا جو پھونک مار کر آگ کو تیز کر رہا تھا تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گر کوئی

تکلیف یا نقصان پہنچانے والا جانور انسان کو تکلیف پہنچائے تو اس کو مارنا یا قتل کرنا جائز ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے چھپکلی کو اس لئے مارنے کا حکم دیا کہ وہ سیدنا ابراہیمؑ کے لئے آگ کو تیز کر رہی تھی اور آپؑ کے لئے مشکل کا سبب بنی تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کو مارنے کا حکم دیا ہے یعنی اس جانور نے پھونکیں مار کر آگ کو بھڑکانے کی کوشش کی تھی یہ ایک زہریلا جانور ہے اور اپنے رنگ بدلتا رہتا ہے جسے مارنے کا حکم خود حدیث میں موجود ہے روایت میں اس کی حرکت بد کا ذکر بھی ہے یہ واقعہ بالکل برحق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود اس کو بیان کیا ہے۔

تو ایسی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو جانور بھی عذاب الٰہی سے بچانے کا ایک ذریعہ ہو سکتے ہیں کیونکہ جانوروں پر اگر رحم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ انسانوں کو بھی ان پر رحم کے بدلے میں معاف کر دیتا ہے اور اگر انسان کو اس طرح کوئی جانور تکلیف دینے کی کوشش کرے تو اس کو ویسے ہی مارنے کا حکم دیا گیا ہے کہ تا کہ وہ انسان کو تکلیف نہ دے سکے رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم اس لئے دیا کیونکہ اس نے نبی ابراھیمؑ کو جب نعوذ باللہ آگ میں پھینکا گیا تو اس نے مزید آگ کو بڑھانے کی کوشش کی جبکہ باقی تمام جانور آگ کو بجا رہے تھے۔

حیوانات کو پانی پلانے کی فضیلت:

پانی پلانے کی فضیلت کا انکار ممکن نہیں چاہے اس کا تعلق انسانوں کے ساتھ ہو یا جانوروں سے متعلق معاملات ہوں۔ اللہ کے ہاں اس کا اجر بہت زیادہ ہے جس کی بدولت اللہ لوگوں کی بخشش فرماتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے

«حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي البَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ»

"حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے شدید پیاس لگی اس نے کنویں میں اتر کر پانی پیا پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے (اپنے دل میں کہا) یہ بھی اس وقت ایسی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا) اور اپنے چمڑے کے موزے کو پانی سے بھر کر اس کو پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلا یا اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمائی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمیں جانوروں میں بھی اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر رکھنے والی چیز میں ثواب ہے" 5

مزید ایک دسری حدیث میں بھی ہے

حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ، مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ المَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ" 6

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک فاحشہ عورت صرف اس لئے بخش دی گئی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی جو کہ کنویں کے پاس کھڑا ایسا ہانپ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شدت پیاس کی وجہ سے ابھی مر جائے گا اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا تو اس کی بخشش کر دی گئی اس کی اس نیکی کی وجہ سے۔''

عبرت و نصیحت:

مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا واقعہ بیان فرمایا جس میں ایک شخص کو صرف اس لئے بخش دیا گیا کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا اپنے لئے پانی نکال کر پیتے ہوئے اس نے دیکھا کہ ایک کتا بھی پیاس کی شدت سے ہانپ رہا ہے اس نے محسوس کیا کہ جیسے مجھے پیاس لگی تھی اسی طرح اس کو بھی لگی ہے اس لئے اس نے رحمدلی کا ثبوت دیتے ہوئے دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا تاکہ اس کو پلا سکے اور اس کو پلایا جس پر اللہ تعالی کو اس آدمی پر رحم آیا اور اللہ تعالی نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے اس کے اس عمل کو اللہ نے پسند کرتے ہوئے اس کو اجر سے نوازا اور اس کے تمام برے اعمال کو ختم کر دیا گیا اسی دوران جب رسول اللہ ﷺ واقعہ بیان فرما رہے تھے صحابہ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہمیں حیوانات کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی اجر ملے گا آپ ﷺ نے فرمایا ہر جاندار کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اجر و ثواب ہے۔

پیاسے کتے کو پانی پلانے پر تمام گناہوں کی مغفرت

جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک عورت خود اپنی پیاس بجھانے کے لئے کنوئیں کے پاس گئی اس نے خود پانی پی لیا لیکن جب اس نے اپنے قریب دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے بلک رہا ہے تو اس نے سوچا کہ یہ بھی میری طرح ہی پیاس کی شدت میں مبتلا ہے تو اس نے کتے کی حالت زار پر رحم کرتے ہوئے اس کے لئے دوبارہ سے اس کے لئے کنوئیں سے پانی نکال کر اس کو دیا تاکہ وہ اپنی پیاس بجھا سکے اللہ تعالی کو اس عورت کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا گیا۔

تر جگر رکھنے والوں کے ساتھ حسن سلوک

اس دنیا میں انسان کے علاوہ بھی اللہ تعالی کی کئی مخلوقات ہیں انسان کو تو اللہ نے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا لیکن وہیں اللہ نے انسان کو اس کے اس درجہ پر فائز کرنے کے اصول بھی دیئے یعنی کہ اللہ تعالی نے اسی انسان کو اپنی باقی مخلوق کی عزت و تکریم اور احترام کا بھی سبق دیا ہے وہیں اللہ کی مخلوق میں حیوانات بھی ہیں جن کے لئے انسان کو باقاعدہ اصول عطا کئے گئے ہیں کہ ان کے ساتھ بھی ویسے پیش آئے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کہ ہر تر جگر رکھنے والے جاندار کے ساتھ نیکی کرنے پر اجر کا خود دعوہ کیا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں جانوروں کے ساتھ رحم کرنے پر بھی اجر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ہر تر جگر رکھنے والی چیز کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر نیکی ملتی ہے۔

حیوانات کو ان کی تخلیق کے مقصد کے برعکس استعمال کرنے کی ممانعت:

ہمارے معاشرے میں جانوروں کا استعمال ٹھیک مقاصد کے لیے نہیں کیا جاتا جیسا کہ بھینس کا کام دودھ دینا ہے لیکن عموما ہمارے گاوں میں اس کو جوتا جاتا ہے جو کہ ٹھیک نہیں اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ"، قَالَ: "آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ: «آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ»7

’’حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(بنی اسرائیل میں سے)ایک شخص بیل پر سوار ہو کر جارہا تھا کہ اس بیل نے اس کی طرف دیکھا اور اس سوار سے کہا کہ میں اس کے لئے تو نہیں پیدا ہوا ہوں میری پیدائش تو کھیت جوتنے کے لئے ہوئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی ایمان لائے اور ایک دفعہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پکڑلی تھی تو گڈریے نے اس کا پیچھا کیا بھیڑیا بولا آج تو تو اسے بچاتا ہے(جس دن مدینہ ویران ہو گا)درندے ہی درندے رہ جائیں گے اس دن میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی،ابو سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔‘‘

عبرت و نصیحت:

اس قصہ کو رسول اللہ ﷺ نے تفصیلا صحابہ کرام کو بیان فرمایا کہ جس میں حیوانات نے خود بول کر اپنی تخلیق کا مقصد بیان کیا بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے اس نے گائے کو اور بھیڑیے کو کلام کرنے کی طاقت دے دی کہ خود جانور نے خود انسان کو بتایا کہ اس کو اسی کام کے لئے استعمال کرے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے جبکہ دوسرے پہلو سے یہ اللہ کی طرف سے معجزہ بھی ہے کہ انسان کو تو اللہ تعالی نے زبان دی ہے جس سے وہ کلام کرتا ہے جبکہ حیوانات کا انسانی زبان میں بولنا اللہ کی قدرت ہے اور دلیل یہ بھی ہے کہ جانوروں کا استعمال ان ہی کاموں کے لئے ہونا چاہئے جن کے لئے وہ طور عادت استعمال ہوتے رہتے ہیں شان الہی ہے کہ جانور انسانی زبان میں بات کرے تو اس قصہ میں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی اپنے بیل پر سوار ہو کر جارہا تھا یعنی کہ بیل پر وہ خود سوار تھا نہ کہ یہ کرتا کہ بیل جس کام کے لئے رکھا اس سے وہ کام لے جبکہ بیل کو تو کھیت جوتنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو اس کو اس کام کے لئے نہیں استعمال کیا جارہا تھا تو اللہ تعالی کی قدرت سے وہ گویا ہوا اور اپنے اوپر سوار شخص کو کہا میں تمہاری سواری کے لئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں بلکہ اس نے اپنی تخلیق کا مقصد خود بیان کیا تا کہ انسان جو اس کو اس مقصد کے لئے استعمال نہیں کر رہا تھا اس کو کھیت جوتنے کے لئے استعمال کیا جائے اور اس پر رسول اللہ ﷺ کا ایمان لانا اس چیز پر گواہی ہے کہ وہ بیل انسان کی طرح بولا تھا یعنی اللہ کی قدرت سے اس نے انسانی زبان میں اپنی تخلیق کے اصل مقصد کو بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طرف سے بھی اس پر ایمان لانے کا کہا کیونکہ وہ دونوں اس مجلس میں موجود نہیں تھے اسی طرح ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک بھیڑیے نے بکری پکڑلی جس پر

گڈریے نے اس کا پیچھا کیا تو وہ اس پر بولا کہ اب تو تم بچالو گے اس کو لیکن جب کوئی نہیں ہوگا تب کیا کروگے یعنی کہ وہ بھی اللہ کی قدرت سے بولا اور اس نے اپنے شکار کے چھن جانے پر یہ الفاظ بولے تو اس پر بھی نبی ﷺ اسی طرح ایمان لائے جس طرح پہلے والے واقعے پر آپ ﷺ اپنے معزز ساتھیوں کی طرف سے بھی ایمان لائے۔

حیوانات کا انسانی زبان میں گفتگو کرنا برحق ہے:

خلاف فطرت کبھی کبھی ایسے واقعات کو بھی رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جس میں جانور انسان کی طرح گفتگو کی جس طرح اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ ایک بھیڑیا اور بیل نے بات کی جس سے اللہ تعالی کی قدرت عیاں ہے یعنی اللہ تعالی چاہے تو جانور بھی انسان کی طرح بول سکتے ہیں بلکہ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جانوروں کو بلاوجہ تنگ نہ کیا جائے ان کو جس مقصد کے لئے اللہ نے پیدا کیا ہے اسی کے لئے استعمال کیا جائے نہ کو ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرنا ان کی حق تلفی ہے۔

جانوروں کی حق تلفی کرنے کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ نے واقعہ بیان کرتے وقت کہا کہ ایک بیل خود بولا اور وہ اس لئے بولا کہ اس سے بے جا اس کی طاقت سے زیادہ کام کروایا جارہا تھا اور اس سے وہ کام لیا جارہا تھا جس کے لئے اسے پیدا ہی نہیں کیا گیا ہے بلکہ اسے جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا اس سے وہ کام نہ لیا جائے اللہ تعالی نے عبرت کے لئے اس کو بولنے کا حکم دیا اور اس نے اپنے مقصد کو خود بیان کیا اور انسان کو یہ بتایا کہاں سے وہی کام لیا جائے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی اس کی دوسری مخلوق سے احسن طریقے سے پیش آنے پر اللہ تعالی انسان کو بے شمار نیکیوں سے نوازتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس واقعہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں جانور چرایا کرتا تھا اور اس کا ذریعہ معاش بھی بکریاں چرانا ہی تھا جس سے اس چیز کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ اگر انسان معاش کے لئے جانوروں کو پالتا ہے تو اس کے لئے اس میں برکت ہے اور اللہ اس کے رزق میں برکت بھی دے دیتے ہیں ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ایک ہے۔

جانوروں کا حق ادا نہ کرنے پر انسانوں کے لئے وعید:

جس طرح انسانوں کے کچھ حقوق ہیں اسی طرح انسانوں کے بھی حقوق ہیں اور ان کو ادا نہ کرنے پر وعید ہے ان کے حقوق میں سے ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے کھانے کا اہتمام رکھنا اور طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا جانوروں کے حقوق میں سے ہے کئی جانوروں نے نبی محترم کو شکایت بھی کرتے تھے کہ مجھ پر بوجھ زیادہ ڈالا جاتا ہے لیکن کھانے کو نہیں دیا جاتا۔ ایسے اعمال پر انسانوں کے لیے وعید ہے جیسا کہ حدیث میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، -وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ، لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا، وَأَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ، لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ، لَا

يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ، إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ، فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ، فَيُنَادِيهِ: خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ، فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ، فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ، سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ" قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: هَذَا الْقَوْلَ: ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا حَقُّ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا، وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ»8

''ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ ابوزبیر نے بتایا کہ انہیں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ کوئی اونٹوں کا مالک جو ان کے معاملے میں اس طرح نہیں کرتا جس طرح کہ ان کا حق ہے مگر وہ قیامت کے دن اپنی انتہائی تعداد میں آئیں گے اور جو کبھی ان کی تھی اور وہ ان اونٹوں کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا اور وہ اس سے اپنے اگلے قدموں اور پاؤں سے روندیں گے اسی طرح کوئی گائے کا مالک نہیں جو کہ اس کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو کبھی ان کی تھیں اور وہ ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا اور وہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے پیروں سے روندیں گی اور اسی طرح بکریوں کا کوئی مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو کبھی ان کی تھیں اور وہ ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا ور وہ اسے اپن سینگوں سے ماریں گی اور اپنے سموں سے اسے روندیں گی اور ان میں نہ کوئی سینگوں کے بغیر ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگوں والی ہوگی اور کوئی (سونے چاندی کے) خزانے کا مالک نہیں جو اس کا حق ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھولے ہوئے اس کا تعاقب کرے گا جب اس کے پاس پہنچے گا تو وہ اس سے بھاگے گا پھر وہ (سانپ) اسے آواز دے گا اپنا خزانہ لے لو جو تم نے دنیا میں چھپا رکھا تھا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے (جب خزانے والا دیکھے گا) اس سے بچنے کی کوئی صورت نہں تو وہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں داخل کرے گا وہ اسے اس طرح چبائے گا جس طرح سانڈ چباتا ہے ابو زبیر نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر کو یہ بات کرتے ہوئے سنا کہ ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا جس طرح عبید بن عمیر نے کہا تھا ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو کہتے ہوئے سنا ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اونٹوں کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پلانے (والی جگہ پر) پر ان کا دودھ دوہنا اور (لوگوں کو پلانا) اور اس کا ڈھول ادھا دینا اور اس کا بچہ ادھا دینا اور اونٹنی کا دودھ پینے کے لئے کسی کو دینا اور اللہ کی راہ میں سواری کی خاطر دینا۔''

عبرت و نصیحت:

انسانوں کے لئے ہر چیز میں اسلام نے راہنمائی کی ہے جس طرح حدیث پاک اس چیز کی عبرت موجود ہے کہ ہر وہ انسان جو اتنی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ زکوۃ ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ادا نہیں کرتا تو اس کے لئے اس میں بہت بڑی وعید اور عبرت ہے کہ رجس طرح سول اللہ ﷺ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جانوروں کے بھی حقوق ہیں ان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی حق ہے کہ اگر سالانہ انسان کے پاس

جانوروں کی زکوۃ کا نصاب موجود ہے تو ان میں سے جانوروں کی زکوۃ ادا کرے جبکہ ان کی زکوۃ ادا نہ کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے وعید سنائی ہے اس کے لئے جو نصاب موجود ہوتے ہوئے بھی ان کا حق ادا نہیں کرتا یعنی ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا کہ جن جانوروں جو دنیا میں اپنے مقاصد کے لئے استعمال تو کرتا رہا ہے لیکن جب ان کے حق کو پورا کرنے کی باری آئی تو پورا نہیں کیا بلکہ زکوۃ ادا نہ کرنے پر وہی جانور روز قیامت اپنے مالک کو روندھے گا اور اپنے کھروں کے ساتھ اللہ کے حکم سے اپنے مالک کو مارے گا کیونکہ دنیا میں جس نے اپنے مویشیوں پر زکاۃ کا نصاب لاگو ہوتے ہوئے بھی زکوۃ ادا نہ کی تو اس پر سخت وعید ہے روز قیامت اس شخص کو اسی کے پالے ہوئے جانور اسے بری طرح روندھیں گے اور پنے سینگوں سے نقصان پہنچائیں گے کہ اس نے اپنے مال کو زکاۃ کے ذریعے پاک کیوں نہ کیا جبکہ فرض یہ تھا کہ وہ ان میں سے اگر اس کے پاس موجود اونٹوں، بکریوں وغیرہ جن کی مقررہ تعداد پر زکوۃ لازم ہے وہ ادا نہ کرنے پر وہی بکریاں اور بھینسیں اللہ تعالی کے حکم سے موٹی تازی ہو کر اپنے مالک سے بدلہ لیں گی کیونکہ اس نے دنیا میں ان کا حق ادا نہیں کیا تھا اگر اس کے پاس موجود جانوروں میں سے وہ تمام جانور جن پر زکوۃ لازم ہے وہ اتنی تعداد میں موجود ہیں جن کی زکوۃ بنتی ہے تو اس نے ادا نہیں کی تو اس کا عذاب بھی نبی ﷺ نے بیان فرمادیا کہ وہ اپنے مالک کو ہی بری طرح روندھیں گی اور وسیع چٹیل میدان میں وہ اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے شدید ماریں گی اسی طرح مال (سونے اور چاندی) اکٹھا کرنے والے کا حال بیان کیا فرمایا کہ جو دنیا میں مال اکٹھا کرتے ہیں ان کے لئے بھی ایسی ہی دردناک عذاب کی وعید ہے کہ وہی مال ایک گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا اور اپنے مالک کو پکارے گا اور بتائے گا کہ میں تیرا وہی مال ہوں اور خزانہ ہوں جس کو تو نے سنبھال کے رکھا چھپا کے رکھا تھا اس کی زکوۃ ادا نہیں کی تھی میں وہی ہوں اور اپنے مالک پر وار کرے گا اس کو ڈنک مارے گا اور اس کو یہ بتلائے گا کہ میں تیرا وہی خزانہ ہوں جس کی تو نے زکوۃ ادا نہیں کی ہے اور اونٹوں کا حق بھی رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ ان کا پانی والی جگہ پر دودھ دویا جائے ان کو اللہ کے راستے میں سواری کے طور پر کیا جائے تو یہ بھی ان کے حقوق میں سے ایک حق ہے۔

آپ ﷺ سے اونٹ کا شکایت کرنا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه و اله وسلم حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه و اله وسلم فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ.9

'حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اس اُونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالی سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالی نے تمہیں مالک بنایا ہے۔

اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔"

عبرت و نصیحت:

مذکورہ حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جانوروں سے ان کی استطاعت سے زیادہ کام نہ لیا جائے کہ جب جانوروں کو ان کے مطابق چارہ پانی بھی مہیا کیا جائے انسان جانوروں سے اپنی مرضی کے کام تو لے لیتا ہے لیکن جب ان کے حقوق اور ان کے چارے یا پانی کی بات آتی ہے تو وہ اس سے پھر جاتا ہے یعنی جیسے کھیتی اور دوسرے کام جانوروں سے مکمل لیا ہے ویسے ہی اسے یہ بھی چاہئے کہ وہ جانوروں کے لئے بھی آرام اور سکون اور ان کے کھانے پینے کا اہتمام بھی کرے کیونکہ اس حدیث میں نبی ﷺ کے سامنے جب اونٹ نے آنسو بہائے اور وہ اس طرح تھا کہ جیسے انسانی رویوں کی شکایت کر رہا ہو اور نبی ﷺ سے اپنے مالک کی شکایتت کی جس پر آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس کا اونٹ ہے جس پر مالک نے کہا کہ میرا ہے آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا کہ کیا تم اس کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے نہیں ہو کیونکہ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کھلاتے پلاتے نہیں بلکہ اس سے کام بہت لیتے ہو اس پر اس کو ڈرایا کہ ان جانوروں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔

حیوانات کو آگ کا عذاب دینے کی ممانعت:

دین اسلام نہ صرف انسان کو تکلیف دینے سے منع کرتا ہے بلکہ جانوروں کو بھی زندہ جلانے سے منع کرتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً" 10

"حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گروہ انبیاء میں سے ایک نبیؑ ایک درخت کے سائے میں اترے وہاں انہیں کسی چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم دیا ان کا سارا سامان نیچے سے اٹھا لیا گیا اور پھر چیونٹیوں کے گھر جلا دینے کا حکم دیا تو وہ جلا دیئے گئے اس پر اللہ تعالی نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ آپ نے ایک چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے امتوں (مخلوقات) میں سے ایک امت کو تباہ کر دیا جو اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتی تھی۔"

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ غَيْرُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا». وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ «مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟» قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ» 11

"حضرت عبدالرحمن بن عبداللہؓ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپ ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لئے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا وہ چڑیا آ کر زمین پر پر بچھانے لگی اتنے میں نبی ﷺ آ گئے اور یہ دیکھ کر فرمایا: اس چڑیا کا بچہ لے کر کس نے اسے بے قرار کیا ہے؟ اس کے بچے کو اسے واپس کر دو اور آپ ﷺ نے

چیونٹیوں کی بستی کو دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس کو کس نے جلایا ہے ہم لوگوں نے کہا ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا: آگ سے عذاب دینا آگ کے مالک کے سوا کسی کو زیب نہیں دیتا۔"

عبرت و نصیحت:

نبی ﷺ نے اللہ تعالی کے ایک پیغمبرؑ کا واقعہ بیان کیا کہ جس میں اللہ کے انبیاؑ میں سے کسی نبیؑ نے کسی درخت کے نیچے دوران سفر پڑاو ڈالا جس جگہ وہ ٹھہرے وہیں چیونٹیوں کا گھر بھی تھا کسی چیونٹی نے ان کو کاٹا انہوں نے وہاں سے سامان اٹھوا کر آگ لگانے کا حکم دیا تو آگ لگا دی گئی جس پر اللہ تعالی کو غصہ آیا اور انہوں نے وحی بیجھی اللہ نے فرمایا کہ ان تمام کا کیا قصور تھا جب کہ ایک چیونٹی نے آپ کو کاٹا تو سزا اس کو دیتے باقی سب کو کیوں جلایا حالانکہ وہ اللہ کی تسبیح بیان کرنے والی مخلوق تھی جن کو جلا دیا گیا۔

چیونٹیوں کو جلانے پر نبی خدا کی سرزنش:

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو مارنے سے تو منع فرمایا ہی ہے ساتھ ساتھ حیوانات کو زندہ جلانے سے بھی منع فرمایا ہے اسی ضمن میں ایک واقعہ بیان کیا کہ انبیا میں سے کسی نبیؑ نے چیونٹیوں کو جلانے کا حکم دیا تو اللہ تعالی نے وحی بجھوائی کہ ان سب کو جلانے کا حکم کیوں دیا جبکہ وہ سب اللہ کی تعریف بیان کرتی تھیں ان سب کو کیوں ایک کی وجہ سے تکلیف پہنچائی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے بارہا فرمایا کہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ کسی کو آگ کا عذاب دے بلکہ یہ اللہ تعالی کے لئے ہی ہے بلکہ یہ اللہ تعالی کا اختیار ہی ہے کہ وہ جسے چاہے دے یا نہ دے اللہ تعالی کی مخلوق میں سے چیونٹی بھی ایک عجیب مخلوق ہے یہ اپنے رزق کی تلاش میں سرگرم رہتی ہے جب کہیں کوئی چیز مل جائے تو فورا دوسری چیونٹیوں کو کو خبر کر دیتی ہے تاکہ سب وہاں پہنچیں اور یہ سردیوں کے لئے بھی رزق جمع کر لیتی ہے اور دانہ اور گندم کو اپنے ساتھ محفوظ کر لیتی ہے حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے جب شرف کلام سے جب مشرف ہو کر واپس آئے تو آپؑ اندھیری رات میں چلنے والی چیونٹیوں کو دس فرلانگ سے دیکھ لیتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ ایک مرتبہ بارش کے لئے دعا مانگنے کو نکلے تو راستے میں ایک چیونٹی کو الٹا لیٹے ہوئے دیکھا اور پاؤں کو کئے ہوئے بڑی عاجزی سے یہ دعا کرتے ہوئے سنا : **((اللھم انا خلق من خلقک لا غنی لنا عن فضلک اللھم لا تواخذنا بذنوب عبادک الخاطئین و اسقنا مطرا تنبت لنا شجرا و تطعمنا بہ ثمرا۔))**

"اے خدا! میں تیری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہوں اور میں تیرے فضل و کرم کی محتاج ہوں اے اللہ! اپنے گناہ گار بندوں کے گناہوں کی شامت میں ہمیں نہ پکڑ اور ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرما جس سے تو ہمارے لئے درخت اگائے گا اور ان سے ہمیں پھل کھلائے۔"

حضرت موسیٰؑ اور چیونٹیاں:

ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالی سے عرض کی اے اللہ! جس شہر کے کچھ لوگوں نے تیری نافرمانی کی ہو جب تیرا عذاب اس شہر پر نازل ہوتا ہے تو سارے شہر کو ہلاک کر دیتا ہے حالانکہ اس میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں حضرت موسیٰؑ کو گرمی محسوس ہوئی اور آپؑ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے پھر آپؑ کو نیند آگئی اور وہیں سو گئے درخت کے نیچے چیونٹیوں کا مسکن تھا ایک چیونٹی نے حضرت موسیٰؑ کو پیر پر کاٹ لیا حضرت

موسیٰؑ جلال کے ساتھ اٹھے اور اپنے قدم سے ساری چیونٹیوں کو مسل ڈالا اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰؑ تمہیں کاٹا ایک چیونٹی نے تھا مگر اس کی پاداش میں سب مسلی گئیں اللہ نے پھر بتایا کہ میرا عذاب مطیع وعاصی دونوں کے لئے آتا ہے مگر عاصی کے لئے تو وہ عذاب ہی ہوتا ہے مگر مطیع کے لئے طہارت ورحمت برائے آخرت ہو جاتا ہے اسی طرح جب حضرت سلیمانؑ نے ''وادی النمل'' میں اتر کر چیونٹی سے جس نے سب چیونٹیوں کو بلوں میں داخل ہو جاو" اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کے لشکری تمہیں پیروں تلے مسل دیں حالانکہ اس بات کی خبر نہ ہو" (گویا چیونٹی کا ایمان تھا کہ سلیمانؑ کے لشکری جان بوجھ کر ایسا ظلم ہرگز نہ کریں گے کہ چیونٹیوں کو پیروں تلے مسل دیں ہاں بے خبری میں ایسا ہو جائے تو یہ دوسری بات ہے) حضرت سلیمانؑ چیونٹی کا یہ ایمان دیکھ کر خوش ہوئے اور تبسم فرمایا اس طرح الفاظ قرآن میں ہیں ((فتبسم ضاحکا من قولها)) تو یہ آپؑ کا خوش ہو کر ہنسنا چیونٹی کے اسی ایمان کی وجہ سے تھا کیونکہ نبیؑ دنیا کی بات پر خوش نہیں ہوتا بلکہ دین وایمان کی بات پر خوش ہوتا ہے حضرت سلیمانؑ نے چیونٹی کی کلام کو سن لیا اس سے جو بھی پوچھا اس کا جواب دیا اور سنا پھر کوئی دوسرا شخص مقم نبوت کی اس رفعت وبلندی کی طرف کس طرح پہنچ سکتا ہے جب تک اللہ نہ چاہے کہ ایک نبیؑ چیونٹی کی کلام کو سن لیتا ہے جب کہ اس سائنس وترقی کے دور میں بھی آج تک کسی نے چیونٹی کی آواز نہیں سنی ہے اور پھر مزید اعجاز یہ کہ تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سن لی گویا کہ انبیاؑ کرام کی بصارت وسماعت کا عالم سراپا اعجاز ہوتا وہ باذن اللہ دنیا بھر کے بعید وقریب کی چیزیں دیکھ اور سن لیتے ہیں اتنے بڑے جلیل القدر سلطنت کے مالک حضرت سلیمانؑ جب ایک حقیر سی مخلوق چیونٹی کے پاس ٹھہر جاتے ہیں اور اس سے ہمکلام ہوتے ہیں تو پھر کس قدر ظلم ہے اگر کوئی حاکم اپنی انانیت میں آکر کسی غریب ومظلوم انسان کی طرف دیکھنا بھی اپنی کسر شان سمجھے۔12

جانوروں کا آپ ﷺ کا ادب واحترام کرنا:

نبی محترم کا احترام نہ صرف انسان بلکہ جانور بھی کیا کرتے تھے اور اس بات کا ھیا کرتے تھے کہ ان پر کون سی ہستی سوار ہے جیسا کہ حدیث میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا؟ فَمَا رَكِبَکَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ، قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.13

''حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں جس رات آپ ﷺ کو معراج حاصل ہوئی آپ ﷺ کی سواری کے لئے براق لایا گیا براق لگام لگا یا ہوا تھا اور اس پر کاٹھی کسی گئی تھی آپ ﷺ نے اس پر سوار ہوتے ہوئے دقت محسوس کی تو جبرائیلؑ نے اسے کہہ کر جھڑکا: تو محمد ﷺ کے ساتھ ایسا کر رہا ہے تجھ پر اب تک ان سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی معزز شخص سوار نہیں ہوا ہے یہ سن براق پسینے پسینے ہو گیا۔''

عبرت ونصیحت:

رسول اللہ ﷺ کو جب معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ کے لئے جو سواری لائی گئی وہ ایسا جانور تھا جو پہلے کبھی کسی نے تصور بھی نہیں کیا ہو گا

براق لفظ بجلی کے معنی میں آتا ہے وہ ایک گھوڑے یا خچر کی شکل والا جانور ہے جس کی برق رفتاری بجلی سے بھی تیز تھی اسی لئے اسے براق کہا گیا حضرت جبرائیلؑ پہلے آپ ﷺ کو بیت المقدس میں لے گئے یعنی وہاں براق کو اس مسجد کے دروازے پر اس حلقے سے باندھا جس سے پہلے انبیاؑ اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے پھر وہاں دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد آسمانوں کا سفر شروع ہوا یہاں حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ نبی ﷺ جب سوار ہونے لگے اس پہ تو تھوڑی دقت محسوس کی تو اس پر حضرت جبرائیلؑ نے اسے ڈانٹا جس کے بعد وہ پرسکون ہو گیا۔

اللہ تعالی کے احکامات کی نافرمانی کی سزا مسخ جانوروں کی صورت میں

احکامات کی نافرمانی کرنے والے لوگون کو مسخ کرنے کی روایات موجود ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کے نافرمان کی شکلیں بدل دی جاتی تھیں۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَلَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ، أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ؟»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا، فَقَالَ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا، قُلْتُ: أَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟ قَالَ إِسْحَاقُ فِي رِوَايَتِهِ: «لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ»14

"حضرت ابو هریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک امت گم ہو گئی تھی معلوم نہیں اس کے ساتھ کیا ہوا میرا تو خیال ہے یہ چوہے ہیں انہیں مسخ کر دیا گیا (کیا تم دیکھتے نہیں) جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا جاتا ہے تو پی جاتے ہیں پھر میں نے یہ حدیث کعب بن احبار سے بیان کی انہوں نے حیرت سے پوچھا کیا واقعی آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے ؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا اس پر میں نے کہا (کہ نبی کریم ﷺ سے نہیں سنی تو پھر کس سے) میں کونسا توراۃ پڑھا کرتا ہوں ؟ کہ اس سے نقل کر کے بیان کرتا ہوں۔"

عبرت و نصیحت:

((معنی هذا أن لحوم الإبل وألبانها حرمت على بني إسرائيل دون لحوم الغنم وألبانها فدل امتناع الفأرة من لبن الإبل دون الغنم على أنها مسخ من بني إسرائيل أأقرأ التوراة؟۔۔۔۔۔))

"اس حدیث میں آپ ﷺ نے صحابہؓ کو مطلع کیا کہ پہلی اقوام میں سے کوئی قوم اگر اللہ کی نافرمانی کرتی تھی تو ان کو بہت سخت عذاب دیئے جاتے تھے تشریح میں محدث بیان کرتے ہیں کہ چونکہ بنی اسرائیل پر اونٹوں کا گوشت اور دودھ حلال نہیں تھا جبکہ گائے اور بکری کا گوشت اور دودھ تھا جو ان پر حلال تھا اور وہ استعمال کرتے تھے اللہ تعالی انسانوں کے لئے نشانیاں بھی پیش کرتا ہے تاکہ جو انسان اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرتے ہیں ان کے لئے یہ نشانیاں ہیں کھلی تاکہ وہ ہدایت ہے تاکہ وہ ان پر نظر ماریں اور ان سے عبرت پکڑیں اور جو اللہ کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ کے احکامات کو نہیں مانتے ان کے لئے بھی عبرت ہے کہ وہ اللہ کے احکامات کو اول تا آخر مانیں جو انحراف کرتے ہیں ان کے لئے ایسی احادیث بہت بڑی عبرت ہیں

تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ چوہے کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ نہیں پیتا بلکہ بکری کا دودھ پی لیتا ہے کیونکہ بنی اسرائیل اونٹ ان کے لئے حلال نہیں تھا اس لئے وہ بکری اور گائے کا استعمال کرتے تھے تو اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ وہ مسخ کئے گئے ہیں اور اللہ تعالی کے عذاب کی وجہ سے ان کو چوہوں میں تبدیل کر دیا گیا اللہ تعالی کے احکامات کی پیروی کرنے سے ہی امتوں کو بخشش نصیب ہوئی نہیں تو اللہ تعالی کا غضب نازل ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کا جانوروں کے لئے بابرکت ہونا:

نبی محترم صرف انسانوں کے لیے ہی نہیں جانوروں کے لیے بھی باعث رحمت تھے جیسا کہ حدیث میں ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. 15

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ ایک دہشت ناک آواز کی وجہ سے خوف زدہ ہوگئے۔ صحابہ کرام اس آواز کی طرف گئے۔ راستہ میں اُنہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے! تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا، تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح رواں دواں پایا، یا وہ سمندر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ گھوڑا بہت آہستہ چلتا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس پر سوار ہونے کی برکت سے یہ نہایت تیز رفتار ہوگیا۔‘‘

عبرت و نصیحت:

متعدد احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے بارہا اپنے ساتھیوں کو اس بات تلقین کی کہ جانوروں کو اس طرح نہ ستایا جائے جس سے اللہ تعالی ناراض ہوں نہ ہی ان کو بلا وجہ کسی تکلیف میں مبتلا کیا جائے جس طرح مذکورہ حدیث میں نبی ﷺ جب گھوڑے پر سوار ہوئے تو وہ آپ ﷺ کے سوار ہونے سے پہلے بہت کمزور تھا جب کہ آپ ﷺ کی سواری کے بعد صحابی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس گھوڑے کو دریا پایا حالانکہ وہ بہت کمزور اور لاغر تھا کہ اس سے چلنا بھی مشکل تھا جبکہ جیسے ہی نبی ﷺ اس پر سواری کر کے واپس آئے تو وہ بالکل صحیح تھا۔

خلاصہ بحث:

"صحاح ستہ میں مذکور قصص حیوانات میں مذکور عبر و نصائح" میں ان تمام احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جن میں نبیؐ نے قصص بیان کئے ہیں اور ان میں انسانوں کے لئے عبرت موجود ہے اور کئی جگہوں پر نبیؐ نے عبرت پر مشتمل انسانوں کی راہنمائی کے لئے وہ قصص ذکر کئے ہیں۔ ان

میں تمام وہ احادیث شامل ہیں۔ جن میں آپ ﷺ نے عبرت پر مبنی کچھ ایسے واقعات بیان کئے ہیں۔ جن میں بہت سے نصائح شامل ہیں ان تمام احادیث کو یہاں ذکر کیا گیا ہے۔۔

نتائج بحث:

1-جہاں اسلام نے انسان کو دوسرے انسان کو مارنے یا تکلیف پہنچانے سے منع کیا ہے وہیں انسانوں کو جانورں کے معاملے میں بھی محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ان بے زبان جانوروں کو تکلیف دی اور ان کو کسی تنگی میں مبتلا کیا تو اس کا حشر اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے جبکہ ایسی احادیث سبق آموز ہیں ان کے لئے جو حیوانات کو تکلیف دیتے ہیں بلاوجہ کسی جاندار کو تکلیف نہیں دینی چاہئے۔

2۔انسان کو جانور بھی عذاب الہی سے بچانے کا ایک ذریعہ ہو سکتے ہیں کیونکہ جانوروں پر اگر رحم کیا جائے تو اللہ تعالی انسانوں کو بھی ان پر رحم کے بدلے میں معاف کر دیتا ہے اور اگر انسان کو اس طرح کوئی جانور تکلیف دینے کی کوشش کرے تو اس کو ویسے ہی مارنے کا حکم دیا گیا ہے کہ تاکہ وہ انسان کو تکلیف نہ دے سکے رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم اس لئے دیا کیونکہ اس نے نبی ابراہیمؑ کو جب نعوذ باللہ آگ میں پھینکا گیا۔

3۔میں انسان کے علاوہ بھی اللہ تعالی کی کئی مخلوقات ہیں انسان کو تو اللہ نے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا لیکن وہیں اللہ نے انسان کو اس کے اس درجہ پر فائز کرنے کے اصول بھی دیئے یعنی کہ اللہ تعالی نے اسی انسان کو اپنی باقی مخلوق کی عزت و تکریم اور احترام کا بھی سبق دیا ہے وہیں اللہ کی مخلوق میں حیوانات بھی ہیں جن کے لئے انسان کو باقاعدہ اصول عطا کئے گئے ہیں اور یقیناً اس کے ساتھ بھلائی کا بھی اجر دیا جائے گا۔

4۔ہر انسان کو چاہیے کہ وہ جانور سے وہی کام لے جس کے لیے اللہ کی ذات نے اس کو پیدا کیا ہے لیکن ہمارے معاشرے میں بہت سارے جانوروں سے الٹے کام لیے جا رہے ہیں جیسا کہ بھینس کو دودھ کے لیے بنایا گیا ہے لیکن اس کو ریڑھی میں جوتا جاتا ہے۔

5۔جانورں سے ان کی استطاعت سے زیادہ کام نہ لیا جائے کہ جب جانوروں کو ان کے مطابق چارہ پانی بھی مہیا کیا جائے انسان جانوروں سے اپنی مرضی کے کام تو لے لیتا ہے لیکن جب ان کے حقوق اور ان کے چارے یا پانی کی بات آتی ہے تو وہ اس سے پھر جاتا ہے یعنی جیسے کھیتی اور دوسرے کام جانوروں سے مکمل لیا ہے ویسے ہی اسے یہ بھی چاہئے کہ وہ جانورں کے لئے بھی آرام اور سکون اور ان کے کھانے پینے کا اہتمام بھی کرے۔

6۔رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو مارنے سے تو منع فرمایا ہی ہے ساتھ ساتھ حیوانات کو زندہ جلانے سے بھی منع فرمایا ہے اس لیے کسی بھی ایسی جگہ جہاں جانوروں کے بل ہوں وہاں آگ نہ جلائی جائے کیونکہ یہ ان کی تکلیف کا سبب بنتی ہے۔

حوالہ جات

1۔ محمد بن اسماعیل بخاری، امام، **صحیح بخاری**، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی الماء، رقم الحدیث: ۲۳۶۵، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، جدید طبع ۱۹۹۹ء،

2۔عینی، بدر الدین محمود، **عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری**، 209/12، (متوفی: ۵۸۸)

[3]۔ محمد بن اسماعیل بخاری، امام، **صحیح البخاری**، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی الما، رقم الحدیث؛ ٢٣٦٤

[4]۔ محمد بن عیسی ترمذی، امام، **سنن ترمذی**، باب قتل الوزغ، رقم الحدیث: ٣٢٣١، لاہور: نعمانی کتب خانہ، ١٩٨٨ء۔

[5]۔ محمد بن اسماعیل بخاری، امام، **صحیح بخاری**، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی المٰا، رقم الحدیث: ٢٣٦٣،

[6]۔ محمد بن اسماعیل بخاری، امام، **صحیح بخاری**، کتاب بدآ الخلق، باب ازاوقع الزباب فی شراب احدکم فلیغمسہ، رقم الحدیث: ٣٣٢١

[7]۔ محمد بن اسماعیل بخاری، امام، **صحیح بخاری**، کتاب المزارعہ، باب استعمال البقر للحراثۃ، رقم الحدیث: ٢٣٢٤،

[8]۔ مسلم بن حجاج قشیری، امام، **صحیح مسلم**، کتاب الزکوۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، رقم الحدیث: ٩٨٨، خالد احسان پبلشرز، ١٩٧١ء

[9]۔ سلیمان بن اشعث ابو داؤد، امام، سنن ابو داود، کتاب الجهاد، باب مایومر بہ من القیام علی الدواب والبھائم، رقم الحدیث: ٢٥٤٩، لاہور: نعمانی کتب خانہ ١٩٨٧،ء۔

[10]۔ محمد بن اسماعیل بخاری، امام صحیح بخاری، کتاب بدآ الخلق، باب خمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم، رقم الحدیث: ٣٣١٩،

[11]۔ سلیمان بن اشعث ابوداؤد، امام، سنن ابوداود، کتاب الجهاد، باب کراھیۃ حرق العدو بالنار، رقم الحدیث: ٢٦٧٥

[12]۔ بشیر، محمد نور، **عجائب الحیوانات**، دہلی: فاروقیہ بک ہاؤس جامع مسجد، سن اشاعت: ٢٠٠٥، (ص: ٥٨، ٥٧)

[13]۔ محمد بن عیسی ترمذی، امام، سنن ترمذی، ابواب التفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، رقم الحدیث: ٣١٣١

[14]۔ مسلم بن حجاج قشیری، امام، صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی الفار وانہ مسخ، رقم الحدیث: ٢٩٩٧

[15]۔ محمد بن اسماعیل بخاری، امام، صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الحمال وتعلیق السیف بالعنق، رقم الحدیث: ٢٧٥١

References

1. Muhammad bin Ismail Bukhari, Imam, Sahih Bukhari, Book of Misaqah, chapter on the virtue of watering water, hadith number: 2365, Lahore: Rahmaniyah Library, new edition 1999,
2. Ayni, Badr al-Din Mahmoud, Umda al-Qari, Sharh Sahih al-Bukhari, 12/209, (died: 588)
3. Muhammad bin Ismail Bukhari, Imam, Sahih Al-Bukhari, Book of Al-Musqāt, chapter 1 of the virtue of watering water, Hadith No. 2364
4. Muhammad bin Isa Tirmidhi, Imam, Sunan Tirmidhi, Chapter on Killing the Gecko, Hadith No.: 3231, Lahore: Nomani Kutub Khan, 1988.
5. Muhammad bin Ismail Bukhari, Imam, Sahih Bukhari, Book of Al-Musaqāt, Chapter on the Virtue of Watering Water, Hadith No.: 2363,
6. Muhammad bin Ismail Bukhari, Imam, Sahih Bukhari, book about morals, chapter 1: If a shrew falls into the drink of one of you, let him dip it, Hadith No.: 3321
7. Muhammad bin Ismail Bukhari, Imam, Sahih Bukhari, Book of Farmers, Chapter on Using Cows for Plowing, Hadith No.: 2324,
8. Muslim bin Hajjaj Qushiri, Imam, Sahih Muslim, The Book of Zakat, Chapter on the Sin of the One Who Withholds Zakat, Hadith No.: 988, Khaled Ihsan Publishers, 1971 A.H.
9. Suleiman bin Ash'ath Abu Dawud, Imam, Sunan Abu Dawud, The Book of Jihad, Chapter on What is Commanded to Do on Animals and Animals, Hadith No.: 2549, Lahore: Nomani Kutab Khana, 1987-1.
10. Muhammad bin Ismail Bukhari, Imam of Sahih Bukhari, the book The Creation Begins, chapter 5 of immoral animals that are killed in the Haram, Hadith No.: 3319,

11. Suleiman bin Ash'ath Abu Dawud, Imam, Sunan Abu Dawud, Book of Jihad, Chapter on the Dislike of Burning Counters and Fire, Hadith No.: 2675
12. Bashir, Muhammad Nour, Wonders of Animals, Delhi: Faruqiya Bek Hawas Jami Masjid, Sun Ishaat, 2005, (pp. 57, 58)
13. Muhammad bin Isa Tirmidhi, Imam, Sunan Tirmidhi, Chapters on Interpretation of the Qur'an, Chapter: From the Surahs of the Children of Israel, Hadith No.: 3131
14. Muslim bin Hajjaj Qushayri, Imam, Sahih Muslim, The Book of Asceticism and the Crucifixions, Chapter on the Mouse and That He is a Metamorphosis, Hadith No.: 2997
15. Muhammad bin Ismail Bukhari, Imam, Sahih Bukhari, Book of Jihad and Walking, Chapter on the Carrying and Hanging the Sword to the Neck, Hadith No.: 2751